بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللّٰہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB) Ph: +91-01872-220186,
Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20؍ اگست 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کے دَورِ خلافت میں جو جنگیں لڑی گئیں اُن کا ذکر چل رہا تھا۔ ان میں ایک جنگ، جنگِ جندی سابور ہے، سابور خوزستان کا ایک شہر تھا۔ جب حضرت ابوسبرۃ بن رھم ساسانی بستیوں کی فتح سے فارغ ہوئے تو آپ لشکر کے ساتھ آگے بڑھے۔ صبح شام دشمن کے ساتھ معرکے ہو رہے تھے لیکن دشمن اپنی جگہ ڈٹا ہوا تھا۔ ایک روز کسی عام مسلمان کی طرف سے امان دیے جانے کی بات ہوئی جسے دشمن نے فوراً قبول کر لیا اور شہر کے دروازے کھول دیے۔ جب مسلمانوں نے دشمن سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمیں امان دی ہے اور ہم نے اسے قبول کیا ہے۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم نے تو ایسا نہیں کیا، تاہم بعد میں تحقیق سے علم ہوا کہ ایک غلام کی جانب سے یہ بات کی گئی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو آپؓ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک مسلمان زبان دے بیٹھے تو میں اس کو جھوٹا کر دوں۔ اب وہ حبشی جو معاہدہ کر چکا ہے وہ تمہیں ماننا پڑے گا۔ ہاں! آئندہ کے لیے اعلان کر دو کہ سوائے کمانڈر انِ چیف کے اَور کوئی کسی قوم سے معاہدہ نہیں کر سکتا۔

فتحِ ایران کی وجوہات کے ذکر میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت عمرؓ کی یہ قلبی خواہش تھی کہ عراق اور اہواز کے معرکوں پر ہی اس خون ریز جنگ کا خاتمہ ہو جائے مگر ایرانی حکومت کی مسلسل جنگی کارروائیوں نے آپؓ کی یہ خواہش پوری نہ ہونے دی۔ سترہ ہجری میں محاذِ جنگ سے سردارانِ لشکر کا ایک وفد حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؓ نے مفتوحہ علاقوں میں بار بار بغاوت کی وجہ دریافت کی اور اس شبہ کا اظہار فرمایا کہ مسلمان مفتوحہ

علاقوں کے باشندوں کے لیے ضرور تکلیف کا باعث بنتے ہوں گے۔ تمام سرداروں نے اس امر کی تردید کی اور احنف بن قیس نے کہا کہ امیر المومنین! آپ نے تو ہمیں مزید پیش قدمی سے روک دیا ہے مگر ایران کا بادشاہ جب تک زندہ موجود ہے وہ ہم سے مقابلہ جاری رکھیں گے۔ آپؓ کے حکم کے مطابق ہم نے کسی علاقے کو خود نہیں لیا بلکہ دشمن کے حملہ آور ہونے کے باعث فتح کیا ہے۔ دشمن کا یہ رویّہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک آپؓ ہمیں اس امر کی اجازت نہ دیں کہ ہم فوج کشی کر کے فارس کے بادشاہ کو نکال دیں۔ حضرت عمرؓ نے اس رائے کو صائب قرار دیا مگر پھر بھی اس کا عملی فیصلہ آپؓ نے 21ھ ہجری میں نہاوند کے معرکے کے بعد کیا۔ حضورِانور نے فرمایا کہ یہاں وہ مسلمان جو بلاوجہ جنگ کرنے کا جواز پیش کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں دونوں کے لیے جواب آگیا کہ مسلمانوں نے کبھی زمینیں حاصل کرنے کے لیے یا ملک فتح کرنے کے لیے جنگیں نہیں کیں۔

ایرانی فتوحات میں قادسیہ، جلولاء اور نہاوند اِن تین معرکوں کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے۔ نہاوند کی جنگ ایرانیوں کی طرف سے حملے کی آخری کوشش تھی۔ نہاوند صوبہ ہمدان کے دارالحکومت ہمدان سے تقریباً ستّر کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ شاہِ ایران یزدجرد نے بڑی سرگرمی سے مسلمانوں کے مقابلے کے لیے اپنے خطوط کے ذریعے خراسان سے سندھ تک ایک حرکت پیدا کر دی۔ ہر طرف سے ایرانی فوج اُمڈ کر نہاوند میں جمع ہونے لگی۔ حضرت سعدؓ نے اس لشکر کی اطلاع حضرت عمرؓ کو دی آپؓ نے حضرت سعدؓ کو سبکدوش کر کے یہ اہم عہدہ حضرت عمار بن یاسرؓ کو دیا۔ مدینے میں حضرت عمرؓ نے مشاورت کے لیے جلیل القدر صحابہ کو جمع کیا۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کو حجاز کی افواج کے ساتھ خود روانہ ہونے نیز شام، یمن اور کوفہ سے فوجیں نہاوند منگوانے کا مشورہ دیا۔ دیگر صحابہ نے تو اس مشورے کو پسند فرمایا تاہم حضرت علیؓ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ اگر آپؓ خود روانہ ہوئے تو مسلمان آپؓ کی معیت کے لیے اُمڈ پڑیں گے اور یوں ایک بڑا خطرہ یہاں پیدا ہو جائے گا۔ پس آپؓ مسلم صوبہ جات کو یہ پیغام بھیجیے کہ وہ فوج کا ایک ایک حصّہ ایران روانہ کریں اور بقیہ فوج اپنے اپنے علاقے کی حفاظت کے لیے وہیں موجود رہے۔ حضرت عمرؓ نے اس مشورے کو پسند کرتے ہوئے حضرت نعمان بن مقرنؓ کو لشکر کا کمانڈر مقرر فرمایا۔ آپؓ نے حضرت نعمانؓ کو کوفہ خط لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نعمان بن مقرن کے نام سلام علیک۔ پھر تحریر فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ امابعد مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایرانیوں کا ایک زبردست لشکر شہر نہاوند میں تمہارے مقابلے کے لئے جمع ہوا ہے۔ میرا یہ خط جب تمہیں ملے تو خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کی تائید و نصرت کے ساتھ اپنے ساتھی مسلمانوں کو لے کر روانہ ہو جاؤ

مگر انہیں ایسے خشک علاقے میں نہ لے جانا جہاں چلنا مشکل ہو ان کے حقوق ادا کرنے میں کمی نہ کرنا مبادا وہ ناشکر گزار بنیں اور نہ ہی کسی دلدل کے علاقے میں لے جانا کیونکہ ایک مسلمان مجھے ایک لاکھ دینار سے زیادہ محبوب ہے۔ والسلام علیک

اس حکم کی تعمیل میں حضرت نعمانؓ دشمن کے مقابلے کے لیے روانہ ہوئے، آپ کی معیت میں بعض ممتاز، بہادر مسلمان بھی اس معرکے میں شامل ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے ہدایت فرمائی کہ اگر نعمان شہید ہو جائیں تو حذیفہ بن یمان اور ان کے بعد جریر بن عبداللہ بجلی، پھر مغیرہ بن شعبہ، پھر اشعث بن قیس امیر ہوں۔ حضرت نعمان نے جاسوسوں کے ذریعے یہ معلوم کر لیا کہ نہاوند تک راستہ صاف ہے۔ مؤرخین نے ایرانی لشکر کی تعداد ساٹھ ہزار اور ایک لاکھ لکھی ہے تاہم بخاری میں تعداد چالیس ہزار بیان کی گئی ہے۔ دشمن کے مطالبے پر گفتگو کے لیے حضرت مغیرہ بن شعبہ تشریف لے گئے۔ ایرانیوں نے بڑی شان و شوکت سے مجلس منعقد کی اور ایرانی سپہ سالار نے پرانی روِش کے مطابق اہلِ عرب کی زندگی کے ہر پہلو کا تحقیر آمیز نقشہ کھینچا۔ حضرت مغیرہ نے جواباً فرمایا کہ اب وہ زمانہ گیا، رسول اللہ ﷺ کی بعثت نے عرب کا نقشہ بدل دیا ہے۔ بہر حال یہ سفارت ناکام ہوئی۔ جنگ کی ابتدا میں جھڑپیں شروع ہوئیں تو میدانِ جنگ کی صورتِ حال مسلمانوں کے لیے نہایت ضرر رساں تھی۔ دشمن خندقوں، قلعوں اور مکانوں کی وجہ سے محفوظ تھا۔ مسلمان کھلے میدان میں تھے۔ دشمن جب مناسب دیکھتا باہر نکل کر اچانک حملہ کر دیتا۔ ان تشویش ناک حالات میں اسلامی لشکر کے امیر نعمان بن مقرن نے مشورے کے لیے مجلس منعقد کی۔ مختلف مشوروں کے بعد طلیحہ کی طرف سے یہ رائے سامنے آئی کہ دشمن کی طرف ایک چھوٹا سا رسالہ روانہ کیا جائے جو تیر اندازی کے ذریعے جنگ کو بھڑکائے۔ جب دشمن مقابلے کے لیے نکلے تو رسالہ یوں ظاہر کرے گویا وہ پسپا ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ فتح کی طمع میں دشمن مزید پیش قدمی کرے گا اور جب وہ باہر کھلے میدان میں آئے گا تو ہم اچھی طرح اس سے نمٹ لیں گے۔ حضرت نعمانؓ نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حضرت قعقاعؓ کا انتخاب کیا۔ انہوں نے طلیحہ کی تجویز پر عمل کیا تو بعینہٖ ویسا ہی ظہور میں آیا جو طلیحہ کا خیال تھا۔ حضرت نعمانؓ عاشقِ رسول تھے اور حضور ﷺ کا یہ طریق تھا کہ اگر صبح جنگ شروع نہ ہوتی تو پھر زوال کے بعد لڑائی کا اقدام فرماتے۔ جب دشمن کی فوج آگے بڑھتی ہوئی اسلامی لشکر کے قریب پہنچ گئی تو کئی مسلمان سپاہی مقابلے کے لیے بے قرار ہو کر حضرت نعمان کے پاس اجازت طلب کرنے پہنچے۔ حضرت نعمان نے اجازت نہ دی، کئی اہم سرداروں نے بھی آپ کو مقابلے کی اجازت دینے کا مشورہ دیا لیکن آپ صبر کی تلقین کرتے رہے۔ دوپہر ڈھلنے کے بعد حضرت نعمان نے سارے لشکر کا چکر لگایا پھر نہایت

دردناک الفاظ میں تقریر کی اور اپنی شہادت کے لیے دعا کی جسے سن کر لوگ رونے لگے۔ حکمتِ عملی کے مطابق موقع آنے پر مسلمان دشمن کی صفوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت نعمان نہایت بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے لیکن حضرت حذیفہ بن یمان اور نعیم بن مقرن نے جنگ کا نتیجہ نکلنے تک آپ کی شہادت کو مخفی رکھا۔ ایک اَور روایت میں معقل سے مروی ہے کہ فتح کے بعد میں حضرت نعمان کے پاس آیا اُن میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ میں نے ان کے دریافت کرنے پر بتایا کہ اللہ کی طرف سے فتح عطا ہو گئی ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کو اطلاع کر دو۔

حضرت عمرؓ نہایت شدت سے لڑائی کے نتیجہ کے منتظر تھے جس رات لڑائی کی توقع تھی وہ رات حضرت عمرؓ نے نہایت بے چینی سے جاگ کر گزاری اور راوی کہتے ہیں اس تکلیف سے دعا میں مصروف رہے کہ معلوم ہوتا کہ کوئی حاملہ عورت تکلیف میں ہے۔ قاصد فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ پہنچا۔ حضرت عمرؓ نے الحمد للہ کہا اور نعمان کی خیریت پوچھی۔ قاصد نے ان کی وفات کی خبر سنائی تو حضرت عمرؓ کو سخت صدمہ ہوا اور سر پہ ہاتھ رکھ کر روتے رہے۔ قاصد نے دوسرے شہداء کے نام سنائے اور کہا کہ امیر المؤمنین اور بھی بہت سے مسلمان شہید ہوئے ہیں جنہیں آپ نہیں جانتے۔ حضرت عمرؓ روتے ہوئے بولے عمر انہیں نہیں جانتا تو انہیں اس کا کوئی نقصان نہیں خدا تو انہیں جانتا ہے۔ گو مسلمانوں میں غیر معروف ہیں مگر خدا نے ان کو شہادت دے کر معزز کر دیا ہے۔ اللہ ان کو پہچانتا ہے عمر کے پہچاننے سے انہیں کیا غرض۔ معرکے کے بعد مسلمانوں نے ہمذان تک دشمنوں کا تعاقب کیا یہ دیکھ کر ایرانی سردار خسروشنوم نے ہمذان اور رستگی کے شہروں کی طرف سے اس ضمانت پر مصالحت کر لی کہ ان شہروں سے مسلمانوں پر حملہ نہیں ہوگا۔ اسلامی لشکر نے شہر نہاوند پر قبضہ کر لیا۔ نہاوند کی فتح اپنے نتائج کے لحاظ سے بہت اہم تھی۔ اس کے بعد ایرانیوں کو ایک جگہ مجتمع ہو کر مقابلہ کرنے کا موقع نہیں ملا اور مسلمان اس جگہ کو فتح الفتوح کے نام سے یاد کرنے لگے۔ نہاوند کے بعد مسلمانوں نے اصفہان اور ہمذان فتح کیا۔

خطبے کے آخری حصّے میں حضورِ انور نے مکرم محمد دیانتونو صاحب مبلغِ سلسلہ انڈونیشیا، مکرم صاحبزادہ فرحان لطیف صاحب آف شکاگو امریکہ اور مکرم ملک مبشر احمد صاحب لاہور سابق امیر جماعت داؤد خیل میانوالی پاکستان کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔